

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

سینیٹالیسوں اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 22 نومبر 2021ء بروز سوموار ببطابن 16 رقم الثانی 1443 ہجری،

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	09
3	توجہ دلاؤ نوش۔	20
4	رخصت کی درخواستیں۔	22
5	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	24
6	مشترکہ مذمتی قرارداد مجاہب: انجینئر زمرک خان اچھزئی، جناب اصغر خان اچھزئی، ملک محمد نعیم خان بازئی اور محترمہ شاہینہ کاٹر، ارائیں اسمبلی۔	26
7	پالیسی کے اصولوں کی تکمیل سے متعلق رپورٹ کا ایوان میں رکھا جانا۔	35

## ایوان کے عہدیدار

قائم مقام اسپیکر ----- سردار بابرخان موسیٰ خیل

## ایوان کے افسران

سکرٹری اسمبلی ----- جناب طاہر شاہ کا کڑ  
اسپیشل سکرٹری (قانون سازی)۔۔۔ جناب عبدالرحمن  
چیف رپورٹر ----- جناب مقبول احمد شاہواني



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 22 نومبر 2021ء بروز سموار بہ طبق 16 ریج اثنی 1443 ہجری ، بوقت شام 05:00 بجھر 20 منٹ پر زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل ، قائم مقام اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با تقدیر تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ قَدْ وُقِيتُ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا

يُظْلَمُونَ ﴿١﴾ قُلِ اللَّهُمَّ ملِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ

الْمُلْكَ مِمْنُ تَشَاءُ ذَوْتَعْزُ مَنْ تَشَاءُ وَتَدْلِلُ مَنْ تَشَاءُ طَبِيدِكَ الْخَيْرُ ط

إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢﴾

﴿پارہ نمبر ۳ سورۃ آل عمران آیات نمبر ۲۵ اور ۲۶﴾

ترجمہ: پھر کیا ہو گا حال جب ہم ان کو جمع کریں گے ایک دن کہ اس کے آنے میں کچھ شبہ نہیں اور پورا پا ویگا ہر کوئی اپنا کیا اور ان کی حق تلفی نہ ہوگی۔ تو کہہ یا اللہ مالک سلطنت کے تو سلطنت دیوے جس کو چا ہے اور سلطنت چھین لیوے جس سے چا ہے اور عزت دیوے جس کو چا ہے اور ذلیل کرے جس کو چا ہے تیرے ہاتھ ہے سب خوبی بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ۔

☆☆☆

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جزاک اللہ۔ جی نواب صاحب۔

**نواب مسلم رئیسانی:** نواب محمد مسلم رئیسانی point of order جناب اسپیکر۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی نواب صاحب۔

**نواب مسلم رئیسانی:** اُس دن میں نے گزارش کی تھی کہ یہاں بلوچستان سے یا صوبہ پشتوخواہ سے جو ہمارے لوگ انغو ہوئے ہیں، جو بھی ان کو انغو اکر رہا ہے، مارکیٹ کی خبر ہے کہ ان یونیورسٹیز ان کو انغو اکر رہی ہیں، ان کو لے جا کر یا کبھی ان کو دس سال بعد چھوڑ دیتے ہیں یا ان کی لاشیں بھی ملتی ہیں۔ تو آج میں قائد ایوان سے اور پورے ایوان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہم سب اٹھ کر یہ جو ہمارے لوگوں کو انغو اکر جا رہا ہے، جو بھی انغو کر رہا ہے ہم سب اٹھ کر اس انغو کاری کی مذمت کریں تاکہ دنیا کو پتہ چلے کہ یعنی بلوچستان کی اسمبلی اس قسم کی حرکتوں کو پسند نہیں کرتی۔ اور ہم ان انغو کاروں کو اور جو انغو اکنندہ گان ہیں ان کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تو میں پورے ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اٹھ کر اس انغو کاری کی مذمت کریں، میں سب سے گزارش کرتا ہوں، میں ایوان سے اٹھ کر گزارش کرتا ہوں کہ آپ بھی اٹھیں آپ بھی مذمت کریں، یہ جو انغو کاریاں ہیں آپ اس کی مذمت کریں۔ اگر آپ مذمت نہیں کریں گے ہم سمجھیں گے کہ آپ بھی انغو کار ہیں۔ آج ہمارے بچے انغو ہو رہے ہیں کل کے دن آپ کے بھی دل گوشے انغو ہوں گے۔ آپ مہربانی کریں آپ مذمت کریں اس سے کوئی آسمان نہیں گرے گا۔ ہم پورے ایوان سے گزارش کرتے ہیں کہ یہ انغو کاری جو ہمارے اسٹوڈنٹس کی ہمارے لوگوں کی ہو رہی ہے، ہم اس کی پُر زور مذمت کرتے ہیں اور اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(اس مرحلے میں ایوان میں موجود تمام اراکین اپنی اپنی نشتوں سے کھڑے ہو گئے)

**سردار عبدالرحمٰن کھیتمان (وزیر محکمہ مواصلات و تعمیرات):** جہاں تک ان بچوں کا معاملہ ہے، مجھے اس کمیٹی کے چیئرمین بنایا گیا ہے۔ میرے ساتھ نصر اللہ ذیریے، اختر جان، ماما احمد نواز، کمشنز کوئٹہ یہ سارے ہم کمیٹی کے component ہیں۔ میں ذمہ داری سے اس ایوان کو یہ یقین دہانی کرتا ہوں کہ سی ایم صاحب بھی اس میں full serious onboard delay ہیں۔ گورنر صاحب کے علم میں سی ایم صاحب لے آئے۔ ابھی جو تھوڑا سا اجلاس delay ہوا، دو جگہ پر پہلے ہم سے سی ایم صاحب گئے انہوں نے serious concern یا ہوا ہے، آئی جی صاحب کو حکم دیا ہوا ہے کہ at any cost جہاں بھی ہے بچوں کو recover کیا جائے۔ چاہے کسی ایجنسی کے پاس ہیں، چاہے کسی دہشتگرد تنظیم کے پاس ہیں، پولیس کے پاس ہیں، CTD کے پاس ہیں، CTC کے پاس ہیں، کسی کے پاس بھی

ہیں اس پر کوئی compromise نہیں ہے۔ اسی سلسلے میں، میں دوستوں کا شکر گزار ہوں کہ نصر اللہ صاحب، اختر جان، ملک نصیر، بیلی ترین، شکیلہ دھوار صاحب، یہ سب ہم بہت سارے دوست ابھی آئی جی صاحب کے ساتھ میٹنگ کر کے آرہے ہیں۔ ایک issue کو back-up والا۔ اس پر گورنر صاحب نے immediately کہا کہ اس کے جو بھی UPS ہیں، Solar کیا جائے نہ زمین میں جانوں سی ایم صاحب جانیں، اگر ہمیں جیب سے دینا پڑا بھی اس کو back-up دیں۔ VC نے دو دن کا ناممکن مانگا تھا آج ابھی ہم ادھر اجلاس میں آگئے، ہم جا کے اس کے، وہاں گورنر صاحب کا فون آیا۔ ہم نے میٹنگ کی۔ آئی جی نے ذمہ داری سے کہا کہ میرا ہر جگہ پر رابطہ ہے۔ اور ہم نے serious full-priority میں اس چیز کو لیا ہوا ہے کیونکہ یہ بچوں کی زندگی کا سوال ہے، اس وقت exams ہو رہے ہیں، university level پر میڈیکل season یہ سارا start from primary upto graduation ہے کانچ پر، اسی طریقے سے یہ سارا نومبر دسمبر بچوں کے exams کا۔ اگر اسی طریقے سے یہ سلسلہ چلتا رہا تو جو باہر کے تعیینی ادارے ہیں جو ہمارے بچے وہاں جاتے ہیں بہت بڑا gap آجائے گا، ان کا سال ضائع ہو جائے گا اور ان کا میراث اگلے سال میں دوسرے لوٹ آ جاتے ہیں تو بہت بڑا وہ gap ہو گا۔ اسی طریقے سے جو بچے ہمارے نومبر دسمبر ٹھنڈے علاقوں کا جو امتحانات کا سلسلہ ہے۔ تو آج یونیورسٹی کے بچوں نے BUITEMS تک، سردار بہادر خان و مکن یونیورسٹی تک، یہ احتجاج کا سلسلہ بڑھایا ہے۔ مطلب کہ آئی جی نے کہا ہے کہ میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرے پاس یا پولیس کے پاس یا CTC، CTD کے پاس یہ بچے نہیں ہیں۔ تو ہم اس پر full serious concern ہیں، انشاء اللہ، دیکھیں ایک واقعہ ہوا ہے اب even اس آئی جی نے کہا کہ ہم footage بھی ڈھونڈ رہے ہیں۔ کوئی ایسی چیز تھوڑا سا clue ہمیں مل جائے کہ کس طرف گئے ہیں تو ہم زمین کھود کر بھی انشاء اللہ انکو recover کریں گے۔ تو اسی سلسلے میں اجلاس بھی تھوڑا late ہوا۔ ہم وہیں سے آرہے ہیں، نواب صاحب! میں تھوڑی سی بات complete کروں۔ please

**نواب محمد اسلم رئیسانی:** میں سُن رہا ہوں۔ میں مخلص ہونا چاہتا ہوں۔ قائد ایوان صاحب! یہ جو لوٹ شیدنگ ہے اس نے تو ہمارے معاملات خراب کئے ہیں۔ جس دن امریکن ہیلی کا پڑر زبرگرام ایئر پورٹ سے اڑ کر آئے، پاکستان ایئر فورس کے ریڈارز نے کچھ بھی نہیں دیکھا۔ اس دن بھی کہتے ہیں بجلی نہیں تھی۔ جب ہمارے اسٹوڈنٹس گم جاتے ہیں تو اس دن بھی بجلی نہیں ہے۔ یعنی کروڑوں روپے کے CCTV کیمرے وہاں یونیورسٹی میں لگائے ہوئے ہیں، لیکن جب اسٹوڈنٹس کو اٹھاتے ہیں اُس وقت بجلی نہیں ہے۔ تو آپ مہربانی کریں میں

گزارش کرتا ہوں آپ سب سے کہ آپ لوگ بیٹھیں اس سلسلے میں ایک واضح پالیسی بنائیں۔ کہ آیا آپ یہ اغوا کاری کی حمایت کرتے ہیں یا ان پر آپ لعنت بھیجنے ہیں۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** ہم اغوا کاروں پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں۔ تو جناب اسپیکر صاحب! یہ بچے ان دو گھر انوں کے نہیں ہیں، جتنے اس ایوان میں بیٹھے ہیں یہ بچے سب کے ساتھی ہوتے ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ ہم کوئی کوتاہی بھی اس چیز میں نہیں کر رہے ہیں۔ سی ایم صاحب سے لیکر ہماری حکومت ہم سب ساتھی ہیں، اب تھوڑا سا clue بھی ہمیں کسی سے مل جائے کہ فلاں اغوا کار کے پاس ہیں، ابھنی کے پاس ہیں، پولیس کے پاس ہیں، FC کے پاس ہیں یا کسی ادارے کے پاس ہیں، میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ ہم آخری extend تک جائیں گے۔ کیونکہ یہ پورے بلوچستان کے بچوں کے مستقبل کا سوال ہے۔ یہ وہ دو بچوں کا نہیں ہے۔ یہ season ہے سال ضائع ہو گا ہمارے لئے بہت سارے مسائل پہلے سے بلوچستان میں ہیں یہ ایک نیا مسئلہ بن جائیگا۔ تو ابھی بھی گورنر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اس چیز کا میر نعمت گواہ ہیں کہ انہوں نے بھی بہت تعاون کیا ہے ایک دو بندے اکنے بیٹھے ہوئے ہیں اُدھر، اسی طریقے سے جو گواہ کے ہیں جمل صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اکنے لوگ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو ہم پھر بچوں کے پاس، میری request یہ ہے کہ آپ سب سے کہ بچوں سے کہیں کہ اس چیز کو تھوڑا سا، ہمیں time دیں وقت لگتا ہے ہر چیز میں، تو میں یقین دلاتا ہوں نواب صاحب کو بھی، اس ایوان کو بھی کہ ہر extend تک ہم جائیں گے۔ ہمیں اقتدار کی پروانہ نہیں ہے۔ CM نے day one سے کہا کہ ہم اس گرسی کے بھوکے نہیں ہیں، ہم آئے ہیں بلوچستان کی خدمت کرنے کے لئے۔ اور انشاء اللہ جناب اسپیکر صاحب! گوکہ ہمارے پاس ایک سال سوا سال ہے، گزشتہ ساڑھے تین سال یا پچھے جو بھی سلسلہ رہا ہے، ہم کچھ کر کے دکھانا چاہتے ہیں۔ تو میرے اپنے بچوں سے جو اس وقت احتجاج میں بیٹھے ہیں اور آپ سب بڑے ہیں۔ نواب صاحب ہیں، BNP آخر کے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں یا پی کے (میپ) کے ہیں جمعیت کے ہمارے اکابر ہیں بیٹھے ہوئے ہیں اسپیکر صاحب! کہ تھوڑا سا تعاون کریں بچوں کے پاس ہمارے ساتھ چلیں، انشاء اللہ ہم positive result دیں گے اُنکو یہ جو missing ہیں یا جو اغوا ہوئے ہیں یا جو بھی ہیں۔ اور دوسرا یہ جو forces کا عمل دخل ہے، اس پر سی ایم صاحب نے ڈھانی مہینے میں بہت positive result دیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ کھیتر ان صاحب۔

**وزیر مکملہ موافقات و تعمیرات:** میری گزارش ہے اس ایوان سے کہ یہ سب، ہمارے سب کا مسئلہ ہے یہ ایک گورنمنٹ کا مسئلہ نہیں ہے کہ یہ جو بھی بیٹھے ہیں سارے قد آور شخصیات ہیں۔

**جناب قائم مقام اپسیکر:** شکریہ کھیڑان صاحب۔

**وزیر مکملہ موافقات و تعمیرات:** اکا تعاون ہمیں چاہیے۔ یہ اس چیز کو آگے کریں۔ Thank you

very much

**جناب قائم مقام اپسیکر:** شکریہ۔ ملک صاحب! اسی سے متعلق بات کرنا چاہتے ہیں؟ نواب صاحب نے بھی بات کرنی ہے اور گورنمنٹ کے منظر نے بھی on the Floor کہا۔

**ملک نصیر احمد شاہواني:** جی ہاں۔ لس میں اس سے تھوڑی مختلف بات کروں گا۔ میں اس مسئلے میں تو ہم ابھی آئی جی کے پاس گئے، کمیٹی میں ہمارے کچھ دوستوں کا نام ہے اس میں سردار صاحب نے جو باتیں کیں میرے خیال میں اس پر ایک کوشش ہو رہی ہے لیکن ہم سب بھی اس کی مذمت کرتے ہیں کہ اس طرح نہیں ہونا چاہیے۔ اگر کوئی بھی کسی سرگرمی میں ملوث ہیں تو انکو وعداتوں میں لا یا جایا اور انکو قانون کے حوالے کیا جائے۔ ہم سب اس کی مذمت کرتے ہیں۔ میں صرف اس پر بات کروں گا جناب اپسیکر صاحب! کہ سردیوں کی آمد آمد ہے اب بدستمی یہ ہے کہ ساڑھے تین سال گزارے ہم نے صرف اسی بات پر جب سردی ہوتی ہے ہم کہتے ہیں کہ گیس نہیں ہے اور جب گرمی ہوتی ہے تو ہمارے زمیندار اور دوسرے لوگ روڑوں پر آتے ہیں کہ تھیں نہیں ہے۔ نئے قائد ایوان صاحب آئے ہوئے ہیں ان سے وہی توقع رکھتے ہیں کہ کل میں نے جی ایم گیس سے بات کی گزشتہ ایک ہفتے سے میں مسلسل دو تین دفعہ اسکے office بھی گیا ہوں۔ ابھی کل یہ بات بالکل علی الاعلان انہوں نے کہہ دیا کہ ہم جو import کرتے ہیں LNG بارہ سو اس نے کہا کہ cubic feet ہوتی ہے یا کیا انکا کوئی حساب کتاب ہے لیکن ہمارے پاس اس وقت آٹھ سو ہے ہمیں چار سو cubic feet کی کمی کا سامنا ہے اور آنے والی سردیوں میں مزید یہ مسئلہ سنگین اور گمبیہر ہو جائیگا، ابھی تک مکمل سردی بھی نہیں ہے ابھی تک بارشیں بھی نہیں ہوئی ہیں۔ تو میں کہتا ہوں کہ صرف یہاں GM کو بلانا اُس سے دو چار باتیں کرنا، کیونکہ یہ گزشتہ ایک ہفتہ میں سب اُس کے پاس گئے ہیں جو کوئی سے تعلق رکھنے والے ہمارے جتنے بھی MPAs ہیں۔ اُنکے پاس گیس اس وقت ہے ہی نہیں جتنی ہماری ضروریات ہیں۔ آگے اس کی مزید ضرور پڑے گی انکو پریشر بڑھانا ہو گا۔ تو میں اپنے قائد ایوان صاحب سے یہی گزارش کرتا ہوں کہ بہت serious مسئلہ ہے اور خاص کر دو تین دنوں کے بعد اگر زیادہ سردی ہو گی لوگ روڑوں پر ہونگے اس کیلئے صرف GM کو بلانا یہاں میرے خیال میں کافی

نہیں ہے۔ اس کیلئے باقاعدہ آپ اسلام آباد میں وہاں جو بھی آپ انکی کمیٹی بناتے ہیں خود آپ اپنے وزراء دوچار بندوں کو یجا کے اس پر، لیکن آنے والے دنوں میں جناب اپیکر صاحب! میں قائد ایوان صاحب کے اس لئے نوش میں لانا چاہا ہوں کہ لوگ روڑوں پر ہونگے پھر یہی ہو گا کہ ہم ان سے صبح سے شام تک بات کریں گے۔ لوگ اس سردی میں اگر روڑ پر نکلتے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ اس کا کوئی مستقل حل ہو، خصوصاً سریاب کی طرف جو ہمیں بجلی مل جاتی ہے، شہر میں اگر 18 گھنٹے 20 گھنٹے ہیں وہاں 8 گھنٹے 6 گھنٹے ہیں، دوچار فیڈ رزائیسے ہیں جس میں ہند اوڑک کی میں بات کرتا ہوں کہ 6 گھنٹے اُس کو بجلی ملتی ہے ساتھ میں وہاں جتنے فیڈ رز ہیں ان کو 22 گھنٹے یا 24 گھنٹے مل جاتی ہے یہاں شہر میں 20 گھنٹے ہے لیکن سریاب میں جو شاہنواز فیڈ رہے، میاں غندی ہے، شمزوئی ہے یہ سارے چھ سے آٹھ گھنٹے سے زیادہ نہیں ہے۔ تو ادھر سے کیس نہیں ہے ادھر سے بھی نہیں ہے یہ دو تین چیزوں پر میں جناب قائد ایوان صاحب سے چاہتا ہوں کہ آج اس کے لئے کوئی ایک سخت سماں اعلان کر لیں تاکہ سردیوں میں لوگوں کو گیس اور بجلی تول جائیں، یہ تین سال میں اور تو ہمیں کچھ نہیں ملا۔

**جناب قائم مقام اپیکر:**

شکریہ ملک صاحب۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:**

مہربانی۔

**جناب قائم مقام اپیکر:**

شکریہ جی ملک صاحب۔

**ملک سکندر خان ایڈو وکیٹ (قائد حزب اختلاف):** جناب اپیکر صاحب! میں ملک صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ تو انائی کمیشن کی اس سلسلے میں مینگ بھی ہوئی مرکزی سطح پر اور باقاعدہ اُس فیصلے کے تحت یہ کہا گیا کہ سندھ اور بلوچستان میں گھریلوں مصرف کے لئے جو گیس ہے اُس میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔ آج بھی انکے مرکزی وزیر کا statement ہے کہ گھریلو جو مصرف ہے اُس کیلئے بلوچستان میں گیس کی کمی نہیں ہوئی دی جائے گی۔ لیکن حقیقت اس کے بر عکس ہے۔ بلوچستان خاص کر کوئی شہر میں جتنے بھی یہاں مضافاتی علاقے ہیں ان میں تو بالکل گیس نہیں ہے۔ تو ایسی صورت میں پھر تبادل نظام بھی نہیں ہے اپنی زندگی بچانے کیلئے گھر اور بچوں کو بچانے کیلئے اپنے بوڑھوں اور خواتین کو بچانے کیلئے۔ تو یہ گیس ظاہر ہے اس کے بعد دوسرا یہی ہو گا کہ پچھلے سال بھی ہمیں تاکہ گیس کا دفتر ہے اُس کے سامنے لوگوں کا، ہم بحثیت MPA بھی گئے تھے ہم نے بھی اس سلسلے میں دھرنادیا تھا۔ میری گزارش ہے قائد ایوان صاحب سے بھی۔

**جناب قائم مقام اپیکر:**

شکریہ ملک صاحب۔

**قائد حزب اختلاف:**

اور آپ سے بھی گزارش ہے کہ اس سلسلے میں ایک رو لنگ دیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ ملک صاحب۔

**قادم حزب اختلاف:** کہ گیس ہمارا حق ہے ہمیں گیس ملنا چاہیے، کوئی عذر اس کیلئے قابل قبول نہیں۔  
بہت شکریہ۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ ملک صاحب۔ جی میر صاحب۔

**میر عبدالقدوس بزنجو (وزیر اعلیٰ رقاہد ایوان):** بالکل واقعی ملک سکندر صاحب، اپوزیشن لیڈر نے اور ملک نصیر صاحب نے یہ جو گیس پریشر کے حوالے سے بات کی واقعی بہت اہمیت کا حامل point ہے۔ اور بلوچستان میں ہر وقت ہم نے یہ دیکھا ہے پچھلے تین چار سال سے اور اس کو ہم نے شروع سے ہی پہلی میٹنگ میں پرائم منسٹر کی میٹنگ میں اور دوسرا جو بلوچستان کے حوالے سے انہوں نے میٹنگ رکھی۔ ہم نے اس کو بالکل پرائم منسٹر کی میٹنگ میں رکھا اور کہا کہ بلوچستان میں سر دیوں میں یہ مشکلات ہمیں پیش آتی ہیں تو ابھی سے اس پر لیں اور جتنے concerned department serious notice پریشر کم نہ ہو اور لوگوں کو سردى میں مشکلات نہ ہوں۔ تو انہوں نے یقین دہانی کرادی ہے کہ انشاء اللہ اس میں کوئی کم نہیں کرنے دیں گے۔ اور ڈیپارٹمنٹ کو بھی انہوں نے سختی سے کہا ہے۔ تو انشاء اللہ امید ہے کہ اس میں کمی نہیں ہوگی اور اگر اس میں کمی بیشی ہوئی تو میں انشاء اللہ ایوان کو یقین دلاؤں گا کہ میں انشاء اللہ اس پر ضرور اسلام آباد پرائم منسٹر صاحب سے approach کروں گا کہ اس میں کمی نہیں ہوگی۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) اور دوسرا جو یہاں نواب ریسانی صاحب نے بات کی بالکل یہ ہمارے بچے ہیں اور تمام سیکورٹی اینجنسیز ہیں، ہم ان سے on board ہیں اور وہ سارے لگے ہوئے ہیں انشاء اللہ ہم ہر قسم کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ ان کو بازیاب کرائیں جہاں کہیں بھی ہیں۔ مگر اس میں ابھی تک ہمیں کوئی report نہیں مل رہی ہے کہ کہاں ہیں انشاء اللہ لگے ہوئے ہیں اور ہمارے بچے ہیں اور ہم انشاء اللہ انکو بازیاب کرائیں گے جو کچھ ہوتا ہے انشاء اللہ دیکھیں گے۔ thank you

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ میر صاحب۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** وفقہ سوالات۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** میر یونس عزیز زہری صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 263 دریافت فرمائیں۔  
یونس عزیز زہری صاحب نہیں ہیں۔

**محترمہ لیلیٰ ترین:** جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی۔

محترمہ لیلی ترین: شکریہ جناب اسپیکر۔ کل ہر نائی اور سنجاوی میں ہونے والے واقعہ کی میں شدید الفاظ میں  
ذمہ کرتی ہوں۔ واقعہ کی شفاف تحقیقات کی جائے اور ملزمان کو یقین کردار تک پہنچایا جائے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی شکریہ مہم۔

جناب قائم مقام اسپیکر: یہ یونس عزیز زہری صاحب کا، چونکہ انکا جواب table کر دیا گیا ہے تو اگلے  
سوال کی طرف آتے ہیں۔ وہ بھی یونس عزیز زہری صاحب کا ہے۔ 354۔

(خاموشی۔ مغرب کا آذان)

Question Number.263 Question اور

جناب قائم مقام اسپیکر:

Number.354 جن کے جوابات table ہو چکے ہیں، ان کو منظادیا جاتا ہے۔

میر یونس عزیز زہری رکن اسمبلی: 263☆

31 ستمبر 2019

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ 31 مارچ اور 16 ستمبر 2021 کو موخر شدہ  
محکمہ مواصلات و تعمیرات (ورکشاپ ڈویژن) میں موجود مختلف مشینری کی کل تعداد کس قدر ہے اور گزشتہ چار سالوں  
کے دوران ان کی مرمت وغیرہ پر آمدہ اخراجات کی مشینری و تفصیل دی جائے اور کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ  
ورکشاپ میں موجود مشینری وغیرہ کراچی فراہم کیتے جاتے ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ عرصہ کے  
دوران کرایکی مدد میں حاصل کردہ آمدنی نیز کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران نئی مشینری وغیرہ کی  
خریداری بھی کی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ کن کن کمپنیوں سے کس قدر لاگت رقم سے خریدی گئی ہیں  
اور کن کن اصلاح میں تقسیم کی گئی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 29 ستمبر 2021

1۔ محکمہ مواصلات ورکشاپ ڈویژن میں مشینری کی کل تعداد 134 ہے۔

2۔ گزشتہ چار سالوں میں مشینری کی مرمت پر مبلغ 63,631,322 (چھ کروڑ چھتیس لاکھ اکتیس ہزار تین سو بایس

) روپے کئے گئے ہیں مشینری و اخراج کی تفصیل آخر پر مسلک ہے۔

3۔ مشینری کرایکی مدد میں مبلغ 1,624,940 (سولہ لاکھ چوبیس ہزار نو سو چالیس) روپے موصول ہو چکے ہیں

4- مذکورہ عرصہ کے دوران کوئی نئی مشینری نہیں خریدی گئی ہیں۔

**354☆ میر یونس عزیز زہری رکن اسمبلی:** نوٹ موصول ہونے کی تاریخ 15 ستمبر 2020

**مکہمہ موافقات و تعمیرات ضلع خضدار میں درجہ چہارم کے ملازمین کی کل تعداد کے تقدیر ہے تفصیل دی جائے نیز ان ملازمین کی حاصلہ تعمیناتی اور ماہوار کے حساب سے ادا کی جائیوالی تجوہوں کی تفصیل بھی دی جائے۔**

وزیر پرہیز و تعمیرات: جواب موصول ہونے کی تاریخ 13 ستمبر 2021

مکملہ موافقیات و تعمیرات ضلع خضدار میں تعینات کردہ درجہ چہارم کے ملازم میں کی تعداد 1514 ہے جن میں سے (1) 389 ملازم سب ڈویژن ہلیڈ کوارٹر (2) 663 ملازم سب ڈویژن کرخ مولہ (3) 240 ملازم سب ڈویژن زہری (4) 139 ملازم سب ڈویژن وڈھ (5) 83 ملازم سب ڈویژن نال اور ناج میں تعینات ہیں، درجہ چہارم کے ملازم میں کو ماہوار تنخواہ کی مدد میں دی جانے والی رقم (732, 83, 5, 04, 5) مبلغ پانچ کروڑ چار لاکھ تیراسی ہزار سات سو سنتیس روپے ہیں اور مکملہ موافقیات و تعمیرات ای اینڈ ایم ورکشاپ ڈویژن خضدار میں درجہ چہارم کی 131 ملازم میں تعینات ہیں ان درجہ چہارم کے ملازم میں کو ماہوار تنخواہ کی مدد میں دی جانے والی رقم (43, 69, 278) مبلغ تینا لیس لاکھ انٹھر ہزار دوسوٹھر روپے ہیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** میرزا عبدالی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 309 دریافت فرمائیں۔

میرزا بدعلی ریکی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ thank you جناب اپسیکر صاحب۔ Question

Number.309

نوش موصول ہونے کی تاریخ 13 اگست 2020ء  
309 میز زايد علی رکن اسمبلی:

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ 31 مارچ اور 16 ستمبر 2021 کو موخر شدہ

مالی سال 2020-2021 کے بudget میں ضلع واشک کیلئے کتنی اسکیمیات شامل کیے گئے ہیں ان کے نام اور مختص کردہ رقم کی تفصیل دی جائے۔

**وزیر پم�اصلات و تعمیرات:** جواب موصول ہونے کی تاریخ 24 ستمبر 2021

مالي سال 2020-2021 کے بجٹ میں ضلع واشک کیلئے کل تین ترقیاتی منصوٰے شامل کئے گئے ہیں جن کی

تفصیل بعده لگت اور مختص کردہ رقم ذیل ہیں۔

نمبر شمار	کام کا نام / تفصیل	تخفیف کردہ رقم	تخفیف لگت
1	بنیادی مرکز صحت سیا ہوزئی و انگ کی دیہی مرکز صحت (RHC) کے طور پر اپ گریڈ یشن۔	50 ملین روپے	50 ملین روپے
2	تعمیر 25 بستر ہسپتال ماشکیل ضلع واشک۔	50 ملین روپے	100 ملین روپے
3	فراء ہمی مختلف سہولیات برائے صحت سول ہسپتال بسیمہ۔ I۔ انتظامی بلک۔ II۔ شعبہ حادثات۔ III۔ رہائشی مکانات برائے اسٹاف کی فراء ہمی تعمیر۔	50 ملین روپے	100 ملین روپے
	کل رقم۔	150 ملین روپے	250 ملین روپے

سردار عبدالرحمن کھیٹر ان (وزیر مواصلات و تعمیرات): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ کوئی ضمنی سوال ہے تو بولیں۔

میرزا عبدالعلی رکی: جناب اسپیکر صاحب! یہ 21-2020ء میں واشک کے یہ تین ہسپتال رکھے تھے، یعنی 25 کروڑ۔ اتنے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے جناب اسپیکر صاحب! واشک ایک ایسا پسمندہ ضلع ہے ہمیتھے کے حوالے سے اربوں روپے خرچ کیے جائیں مگر کم ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! میں سردار عبدالرحمن صاحب سے ایک، بھیتیت ایک واشک کے ایک نمائندہ کے، تی ایم صاحب بھی بیٹھے ہیں ہمارے میر قدوس صاحب young نوجوان ہیں، اللہ تعالیٰ اُس کی عمر دراز کرے۔ سردار صاحب! بات یہ ہے کہ اس video میں اس موبائل میں تقریباً 2019ء سے لے کر یعنی ایک مہینہ پہلے میں نے واشک کے جتنے کاموں کا میں visit کرتا تھا سردار صاحب آپ کے knowledge میں لاتا ہوں، کوئی سننے والا نہیں تھا۔ میں سیکرٹری سے کہتا تھا،

چیف سیکرٹری سے کہتا تھا حتیٰ کہ جناب اپیکر صاحب! میں نے نیب کے دروازے بھی کھلنا گئے۔ میں نے کہا کہ خدا را یہ project جو چل رہے ہیں health and education ہے خدارا یہ کوئی انکوائری ٹیم بھیج دیں کہ on the ground کچھ بھی نظر نہیں آ رہا ہے۔ جناب اپیکر صاحب! اگر خدا انخواستہ میں جھوٹ بولتا ہوں تو گراڈ ڈ میں جا کے چیک کریں معلومات کریں کہ تنا کام ہوا ہے اور کتنا نہیں ہوا ہے۔ ایکسٹوں نے مل کے ٹھیکیداروں کے ساتھ اربوں کھربوں روپے کی کرپشن کی ہے۔ ابھی سردار صاحب! آپ سے ایک request ہے کہ اللہ تعالیٰ ابھی آپ کو لایا آپ اس کے منظر ہیں۔ ایک projects کی آپ کل، پرسوں، دس دن، پندرہ دن کے بعد آپ بھیج دیں کہ جتنے C&W سالوں میں ہیئتھ کے ہیں، ایجوکیشن کے ہیں، روڈ کے ہیں جو بھی ہے اُن سب کی تحقیقات کرائیں اور رپورٹ یہاں پیش کریں کہ کتنی کرپشن ہوئی ہے اور کتنی نہیں ہوئی ہے۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** شکریہ زاد علی ریکی صاحب۔ جی منظر صاحب!

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** شکریہ جناب اپیکر صاحب۔ ایک چیز میں واضح کرتا چلوں اپنے دوستوں کے لیے، یہ بہت اچھا question کیا ہے زابد نے۔ جس دن ہماری حکومت بنی پہلا اعلان وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ کیا چاہے اس طرف ہے یا اُس طرف ہے۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** آپ کی حکومت تین سال سے چل رہی ہے۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** ساڑھے تین سال ہو گئے وہ چلے گئے۔ اب نئی حکومت کی بات کر رہا ہوں۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** اچھا، صحیح ہے۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** تو یہ میں ذمہ داری سے آپ تمام دوستوں کو یقین دہانی کرتا ہوں کہ جو منتخب نمائندہ جس حلقے کا ہے، even سی ایم صاحب نے کہا کہ وہ وہاں کا چیف منستر صور ہو گا۔ جہاں تک اسکیمات کی بات ہے، آپ میرے پاس آئے تھے اور میں آپ کو یقین دہانی کرتا ہوں کہ آپ CMIT کے ذریعے یا میرے ڈیپارٹمنٹ کے، کہیں ہماری ہے monitoring system ہم نے بنایا ہوا ہے۔ اُس سے، جس سے آپ مطمئن ہوتے تھے میں انکوائری کرواؤ گا اور جذمہ دار ہیں وہ اس ڈیپارٹمنٹ میں نہیں رہیں گے، میں یقین دہانی کرتا ہوں۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** شکریہ۔ جی زاد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 310 دریافت فرمائیں۔

**میرزا بد علی ریکی:** Question No 310

310☆

اگست 2020نوش موصول ہونے کی تاریخ 13

میرزادعلی ریکی رکن اسمبلی:

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ 31 مارچ اور 16 ستمبر 2021 کو موخر شدہ ضلعی ہیڈ کوارٹر واشک کی تعمیر پر ابتدک کل کس قدر رقم خرچ کی گئی ہے اور کیا یہ درست ہے کہ ماں سال 2020-2021 کے پی ایس ڈی پی میں مذکورہ ہیڈ کوارٹر کیلئے رقم مخصوص کی گئی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کل کس قدر رقم مخصوص کی گئی ہے اور یہ کب تک فعال کیا جائے گا تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** جواب موصول ہونے کی تاریخ 24 ستمبر 2021

ضلع ہیڈ کوارٹر واشک کے مخصوص نام سے کوئی پی ایس ڈی پی اسکیم وجود نہیں رکھتی اور نہ ہی سال 2020-2021 کی پی ایس ڈی پی میں اس طرح کی کسی اسکیم کے لیے رقم مخصوص کی گئی ہے لہذا ضلع ہیڈ کوارٹر کی فعالیت سے متعلق سوال نہیں بنتا۔

ابتدہ ضلع واشک میں مختلف نوعیت کی ترقیاتی منصوبہ جات پر عملدرآمد جاری ہے جن کی کل لاگت کا تخمینہ 150-1040 میلین روپے ہے۔ اور پی ایس ڈی پی 2020-2021 میں ان منصوبہ جات کے لیے مخصوص کردہ رقم 435،877 میلین روپے ہے اور اب تک ان اسکیمات پر کل 149،219 میلین روپے خرچ ہو چکے ہیں مزید برآں ان اسکیمات کی تفصیل آخر پر مسلک ہے۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب قائم مقام اپسیکر:** جواب سے مطمئن ہو؟

**میرزادعلی ریکی:** جناب اپسیکر صاحب! ایک منٹ سر۔ جواب سے میں معلومات ایک ہمارے سی ایم صاحب اگر جناب اپسیکر صاحب! یہ جو دیا ہوا ہے، DHQ hospital ہے واشک کا سی ایم صاحب! DHQ hospital یہاں نہیں تھا۔ سی ایم صاحب جب آگئے واشک میں تو میں نے کہا کہ خدار اسی ایم جام صاحب تھے، میں ان کو لے گیا DHQ hospital میں نے کہا کہ جام صاحب DHQ hospital یہ ہے 2011ء میں ٹینڈر ہوا ہے، ابھی تک تیار نہیں ہے۔ تو اس نے وہاں نوٹ کیا۔ بار بار اسمبلی فورم میں، میں نے تین سالوں میں میں نے اس کے لیے آوازندا کی۔ ابھی سی ایم صاحب! آپ سے یہی request ہے اس کے جتنے پیسے رہتے ہیں چاہے چار کروڑ، پانچ کروڑ یادس کروڑ، kindly جلد از جلد اس کے پیسے release کریں۔ یہ hospital فعال ہو جائیگا، یہ آپ کے نام ہو گا آپ آپ کے اس کا افتتاح بھی کر لیں most

welcome - یہ گیارہ سالوں سے۔ میری سی ایم صاحب سے کہ اس کونٹری کریں اور P&D کا منظر بھی بیٹھا ہے ظہور صاحب۔ یہ hospital میرا نہیں ہے یہ واشک کے عوام کا ہے۔ اس میں باقاعدہ تمام چیزوں کی detail دی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:

جی شکریہ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات:

دیکھیں ریکی صاحب!

جناب قائم مقام اسپیکر:

سردار صاحب!

اس پر آپ مجھے سے رپورٹ منگوالیں کہ کس کے لئے کتنا فنڈ دیا گیا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: وہ تو میں نے کہاں۔ اب پہلے سوال کے جواب میں میں نے کہا کہ میں انکو ارزی کرتا ہوں۔ منتخب نمائندہ تعاون کرے، تو کوئی discrepancies ہے وہ بھی ہم دور کریں گے کوئی ذمہ دار ہے وہ کریں گے باقی یہ سوال کا توجہ اس میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں کچھ ہم اس میں نہ پیسے تھے نہ کچھ تھا ناں تو آپ DHQ کی بات کر رہے ہیں وہ پھر آپ سی ایم کے ساتھ مینگ کر لیں۔ ابھی تو سی ایم سیکرٹریٹ کے دروازے آپ لوگوں کے لیے کھلے ہیں، وہ بند دروازے کھول چکے ہیں۔ تو آپ صبح شام جس وقت آئیں ہمارے دفتر، جی ایم صاحب کا آفس آپ کے لیے کھلا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ کھیڑان صاحب! جی زادب صاحب۔

میرزادعلی ریکی: ایک منٹ سر! سردار صاحب! آپ ایک کام کریں یہ جو DHQ ہسپتال ہے اس کے لیے آپ دیکھیں کہ کتنے بقاوار ہتے ہیں، یہ 50 کروڑ کا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اس کا تو انہوں نے کہہ دیا کہ وہ انکو ارزی کرائیں گے۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات: جی ہاں آپ میرے چیبیر میں آئیں مجھے نشاندہی کرائیں۔

میرزادعلی ریکی: ہاں اس کے بعد CM صاحب کو آپ رپورٹ دے دیں کہ اس کے اتنے رہتے ہیں باقی CM ہے P&D ہے finance minister یہ اس سے release کرائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: ok ok

جناب قائم مقام اسپیکر: جی جناب اصغر علی ترین صاحب آپ اپنا سوال نمبر 389 دریافت فرمائیں؟

جناب اصغر علی ترین: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! question نمبر 389؟

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

**☆ 389 جناب اصغر علی ترین رکن اسمبلی:** نوٹ موصول ہونے کی تاریخ 12 نومبر 2020

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ 31 ستمبر 2021 کو موفر شدہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع پشین کے حلقوں پی بی ۱۹ میں قائم کردہ گیارہ بوانز پر ائم्रی اسکولز، ایک فیبال گرونڈ اور ایک روول ہیلتھ سنٹر کی عمارتیں تاحال نامکمل پڑی ہوئی ہیں تفصیل ذیل ہے۔

گورنمنٹ بوانز پر ائم्रی اسکول باری آباد طورہ شاہ، گورنمنٹ بوانز پر ائم्रی اسکول حاجیزی سیدان، گورنمنٹ بوانز پر ائم्रی اسکول جلیل آباد طورہ شاہ، گورنمنٹ بوانز مل اسکول کمال زئی، گورنمنٹ بوانز پر ائم्रی اسکول حاجی باقی یارہ، گورنمنٹ بوانز پر ائم्रی اسکول مدرسہ ملکیار، گورنمنٹ بوانز پر ائم्रی اسکول آخوندزادہ ملکیار، گورنمنٹ پر ائم्रی اسکول شیخ علی زئی، تاج لا لافیبال گرونڈ، روول ہیلتھ سنٹر منزکی، گورنمنٹ پر ائم्रی اسکول طورہ شاہ، گورنمنٹ پر ائم्रی اسکول بند خوشدل خان ملکیار اور گورنمنٹ پر ائم्रی اسکول ڈب خازنی۔

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ بالا بوانز پر ائم्रی اسکولز، فیبال گرونڈ اور روول ہیلتھ سنٹر کے عمارتوں کو کب تک پایہ تکمیل کو پہنچانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل دی جائے۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** جواب موصول ہونے کی تاریخ 15 اکتوبر 2021

یہ درست ہے کہ مختلف ادوار میں مختلف محکموں میں جو اسکیمات منظور کراؤ میں ان کے ٹینڈ تو ہو چکے ہیں جس میں سے کچھ اسکیمات مکمل ہیں اور کچھ اسکیمات فنڈ زندہ ملنے کی وجہ سے کام ادھورہ رہ گئے جو کہ مکمل نہیں ہیں مدد میں تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب اصغر علی ترین:** جناب اسپیکر صاحب! یہ تقریباً کوئی جیسے زابد علی رکی صاحب نے ابھی یہ نشاندہی کی ہے میں بھی اس بات کی اپنے حلقوں میں نشاندہی کروں گا۔ کہ تقریباً گیارہ boys schools ہیں اور ایک فیبال گرونڈ ہے۔ ایک Rural Health Centre ہے۔ یہ تاحال نامکمل پڑے ہوئے ہیں۔ اور بالکل ۸۰% اسمبلی کام ہو چکا ہے ۲۰% کام بقايا ہے۔ عارف جان صاحب جب یہاں پر وزیر تھے ان کو میں نے بارہا لکھ کر دیا ہے۔ CMIT والوں کو written میں لکھ

کر دیا ہے۔ CM صاحب جب تھے جام صاحب ان کو written میں لکھ کر دیا ہے کہ یہ چھوٹا سا بجت ہے اور یہ اتنی عمارتیں اور بالخصوص جو اسکولز کی incomplete boys schools کی عمارتیں یہ ہیں۔ تو یہ تا حال بھی incomplete ہیں۔ تو اپ سے کرتے ہیں کہ اس کے لیے فنڈر دیئے جائیں اور اس کو مکمل کیا جائے۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** جناب اسپیکر صاحب! گزارش یہ ہے کہ آپ کو پتہ ہے کہ ہمارا بجت خسارے کا تھا۔ تو اس سال میں جو allocation ہوئی ہے وہ میں check کرلوں گا۔ میں اپنی رپورٹ CM صاحب کو دوں گا کیونکہ 20% سے لیکر سماڑھ، ستر فیصد چھوٹی اسکیم تھی ان کو ہم نے 100% allocation کی ہے یا اُس کی جو authorisation ہے یا releases ہیں۔ تو میں یہ check کرلوں گا۔ آپ میرے پاس تشریف لے آئیں۔ تو اُس میں میرا اور میری حکومت کا ہم جس حد تک جاسکتے تھے فنڈر کی release میں، ہم انشاء اللہ آپ سے تعاون کریں گے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی اصغر صاحب۔

**جناب اصغر علی ترین:** جناب اسپیکر صاحب! اس میں ایک بات کی نشاندہی کروں کہ یہ سردار صاحب تقریباً complete 80%, 85% ہے یا تو بنیاد ہی نہ ہونا۔ اس کی finishing دروازے تقریباً سب کی یہی condition ہے تصویریں میرے پاس موجود ہیں، میں آپ کو WhatsApp کردوں گا۔ اس میں اتنی دیکھیں 11 اسکول ہیں اور ایک اُس میں استیڈم ہے یہ complete 80%, 85% credit ہیں تھوڑا سا اگر یہ حکومت کر لیتی ہے۔ تو میرے خیال سے آپ کے ہی حکومت کو جائے گا اور department کو جائے گا۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** گزارش ہے کہ ہم PSDP Book سامنے رکھ لیں گے۔ اُس کی position amount دیکھ لیں گے اور P&D finance سے ہم رابطہ کر لیں گے۔ تو اگر چھوٹا موٹا involve ہوتا ہے۔ تو میں recommend کر کے CM صاحب کے پاس بھیج دوں گا۔ اگر تو وہ disturbance ہماری وہ سارا بجٹ allocation ہوتا ہے۔ تو پھر اُس کے طریقے سے revised budget میں ہم لے آئیں گے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ کھنیران صاحب!

**جناب قائم مقام اسپیکر:** حاجی محمد نواز کا کڑ صاحب آپ اپنا سوال نمبر 421 دریافت فرمائیں؟۔ چلو یہ بھی نہادیا جاتا ہے جواب table ہو گیا ہے۔

#### 421☆ حاجی محمد نواز کا کڑ رکن اسمبلی: نوش موصول ہونے کی تاریخ 2 اپریل 2021

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ 16 ستمبر 2021 کو موخر شدہ

جنوری 2014 تا دسمبر 2020 کے دوران ضلع قلعہ عبداللہ میں کل کتنے روڈز/شہر ایں پا یہ تکمیل کو پہنچائے گئے ان کے نام، آمدہ لاغت اور علاقہ کی تفصیل دی جائے اور مذکورہ عرصہ کے دوران کل کتنے اسکو لوں اور بنیادی مرکزیت کی عمارتیں تعمیر کی گی ان کے نام، آمدہ لاغت اور علاقہ نیزان میں سے کتنے پایہ تکمیل کو پہنچائے گئے اور کتنے نامکمل پڑے ہوئے ہیں تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** جواب موصول ہونے کی تاریخ 15 ستمبر 2021

جنوری 2014 تا دسمبر 2020 کے دوران ضلع قلعہ عبداللہ میں جو روڈز/شہر ایں پا یہ تکمیل کو پہنچائے گئے کی تفصیل ضمیم ہے لہذا اسمبلی لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** سید عزیز اللہ آغا صاحب آپ اپنا سوال نمبر 445 دریافت فرمائیں؟

**سید عزیز اللہ آغا:** question نمبر 445؟

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**نوش موصول ہونے کی تاریخ 31** 445☆ **سید عزیز اللہ آغا رکن اسمبلی:** مئی 2021

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ 16 ستمبر 2021 کو موخر شدہ

مالی سال 2020 کے بجھ میں ضلع پشین کیلئے کل کتنے روڈوں کی منظوری دی گئی ان کے نام، علاقہ اور مختص کردہ لاغت کی روڈوار تفصیل دی جائے نیز محلہ خزانہ اور محلہ منصوبہ بندی کی جانب سے تاحال جاری کردہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** جواب موصول ہونے کی تاریخ 15 ستمبر 2021

مالي سال 21-2020 کے بجٹ میں ضلع پشین کیلئے کل 15 روڈوں کی منظوری دی گئی علاقہ اور مختص کردہ لاغت

### کی تفصیل آخر پنسک

**سید عزیز اللہ آغا:** جناب اسپیکر! یوں تو پورے بلوجستان میں روڈوں کی صورتحال بہت ہی خراب ہے خصوصاً میرا حلقة PB20 پشین 3 میں روڈوں کی وجہ سے آئے روز accidents ہو رہے ہیں اور لوگوں کی تیقی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ خصوصاً یہ کل زیٰ چوک سے لیکر سرانان بازار تک جو روڈ ہے بہت اور بہت اہم شاہراہ ہے۔ لیکن اتنی بُری حالت ہے اُس روڈ کی جسے بیان کرنا میرے لیے اس House میں مشکل ہے۔ میں وزیر مواصلات صاحب سے ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ 2020ء اور 2021ء اور 2022ء جو PSDP میں ہے اُس میں اس روڈ کے لیے جو PC1 تیار کیا گیا ہے، جو پسیے allocat کئے گئے ہیں وہ تقریباً 66 ملین بنتے ہیں۔ لیکن estimate 66 million کی ہے لیکن PSDP میں جس کا نمبر ہے PSDP نمبر 765۔ اُس میں جو ظاہر کی جا رہی ہے وہ صرف 6 million کی ہے۔ 765۔ اگر اس کی correction amount ہو جائے۔ جناب وزیر صاحب! ہم آپ کے منتظر ہیں گے۔ بہت اہم شاہراہ ہے۔ بہت ہی خستہ حال ہے ہم آپ کے شکر گزر رہیں گے۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** شکریہ آغا صاحب! آپ نے نشاندہی کی ہے، انشاء اللہ ہم بیٹھتے ہیں، آپ کے ساتھ ہم بیٹھنے کو ہم تیار ہیں۔ اُس میں ہم دیکھ لیں گے کہ ہمارے جو محمد و دوسائل ہیں اُس کے اندر ہم آگے اُس کے لیے کتنا مزید allocation کو revise کر سکتے ہیں۔ تو انشاء اللہ، ابھی تو آپ لوگوں کا تعاون اور ہمارا تعاون ایک گاڑی کے ہم مسافر ہیں، سواریاں ہیں۔ انشاء اللہ ہماری طرف سے، نہیں بلکہ آپ کی طرف سے یا آپ کا ہے ابھی ادھر تو اپوزیشن کا نام ہی ہم نہیں لیں گے۔ تو انشاء اللہ ہر لحاظ سے آپ کے ساتھ تعاون ہے جتنا آپ لوگوں نے تعاون کیا ہماری طرف سے انشاء اللہ اس میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جوابات بہت تسلی بخش دے رہے ہیں سردار صاحب اللہ کرے کہ آپ جو ہیں۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** جی آپ کے علاقے کا پہلا دورہ میں کروں گا۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی سید عزیز اللہ آغا صاحب آپ اپنا سوال نمبر 446 دریافت فرمائیں؟

**سید عزیز اللہ آغا:** question نمبر 446؟

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

### ☆ 446 سید عزیز اللہ آغا رکن اسمبلی

نوٹ موصول ہونے کی تاریخ 31 مئی 2021ء

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ 16 ستمبر 2021 کو موفر شدہ

کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2020.2021 کے بجٹ میں ضلع پشین کے روڈوں کی مرمت و بحالی کیلئے رقم مختص کی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو مختص کردہ رقم مذکورہ ضلع کے کن کن روڈوں پر خرچ کی جا رہی ہے ان کے نام علاقہ اور لائلگت کی روڈوار تفصیل دی جائے۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** جواب موصول ہونے کی تاریخ 15 ستمبر 2021

مالی سال 2020.2021 کے بجٹ میں ضلع پشین کیلئے کل 15 روڈوں کی کنسٹرکشن مرمت و بحالی کی منظوری دی گئی تھی جن کی روڈوار تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**سید عزیز اللہ آغا:** I am satisfied.

**وزیر مواصلات و تعمیرات:** Thank you very much.

**جناب قائم مقام اسپیکر:** وقفہ سوالات ختم۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب آپ اپنا توجہ دلوں نوٹ سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** Thank you Mr. Speaker. توجہ دلوں نوٹ۔

میں وزیر برائے مکملہ mines and minerals کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرتا ہوں۔ مسئلہ ہے کہ شاہرگ کے ماں زے کے علاقے میں 20 سے زائد ملازمین کو حیدر آباد سے شاہرگ میں تعینات کرنے کی کیا جوہات ہیں۔ تفصیل فراہم کی جائے۔ کون ہے اس کا وزیر۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** وزیر مٹھا خان کا کڑ تھے۔ ابھی میرے خیال سے جو ہے دو منٹ پہلے اُٹھ گئے۔ مٹھا خان کا کڑ جہاں بھی ہیں اُس کو بلا یا جائے۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** مسٹر اسپیکر! جیسے کہ آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے صوبے کا سب سے معدنی وسائل میں کوئلہ ایک اہم معدنی وسائل ہے۔ جو چھ سے شروع ہو کر سورنخ، ڈیگاری، پیر اسما عیل، شاہرگ، خوست، ہرنائی، لوئی چھاؤ لنگ، ڈکی یہ وہ علاقے ہیں جہاں پر coal-mines کے بہت بڑے ذخائر ہیں۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ pakistan mineral development corporation ہے، PMDC headquarter جن کا اسلام آباد میں ہے۔ اور PMDC ایک ایسا ادارہ ہے جو ہمارے صوبے کے یہاں پر جن کا سب سے بڑا project شاہرگ میں چل رہا ہے۔ وہاں مختلف قسم کے حادثات ہوتے ہیں۔ لیکن یہ project جو سب سے منافع بخش ہے۔ ہرنائی کا یہ project شاہرگ کا یہ PMDC project کو بہت کچھ دے رہا ہے۔ اور یہاں پر حادثات بھی ہوتے ہیں۔ جناب اسپیکر! ایک تو یہ وجہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ پی ایم ڈی سی نے شاہرگ میں حیدر آباد سے بیس بندوں کو تعینات کر کے لا یا ہے۔ بلکہ پی ایم ڈی سی نے سورنخ میں بھی تیس بندے وہاں سے لائے ہیں۔ اور ہمارے جو بندے ہیں۔ ان کو یہاں سے نکالا جا رہا ہے یا پھر ان کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ شاہرگ سے ان کو ٹرانسفر کر کے ڈیگاری بھیجا جائے اور ابھی حال ہی میں وہاں سے نظر محمد ڈسپنسر ہے اُس کا ٹرانسفر ڈیگاری کیا گیا ہے۔ حالانکہ حادثات وہاں ہوتے ہیں۔ وہاں ڈسپنسر کی ضرورت ہوتی ہے شاہرگ مائنیز میں وہاں ڈاکٹر کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہسپتال میں وہاں ہوتی ہے۔ لیکن اب وہاں سے لوگوں کو ٹرانسفر کر کے حیدر آباد سے لوگوں کو یہاں لا یا جا رہا ہے۔ میں وزیر جو ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہیں میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو بندے حیدر آباد سے پچاس ٹرانسفر کر کے شاہرگ اور ڈیگاری لائے گئے ہیں کیا آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے ان سے پوچھا ہے کہ حیدر آباد سے لوگ یہاں لا کر کے اس کی کیا وجوہات ہیں۔ ہمارے ہاں یہ وزگار لوگ نہیں ہیں کیا؟ کیا ہمارے ہاں نوجوانوں کی کمی ہے؟ تو دوسری بات یہ ہے کہ چالیس کے قریب کالکن ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان کو ابھی تک compensation نہیں دی گئی ہے اس حوالے سے مجھے بتایا جائے۔

- جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ۔ جی مٹھا خان کا کڑ صاحب آپ کے محکمے میں کیا ہو رہا ہے آپ سے جو ہے توجہ دلاؤ نوں ہے۔
- پارلیمانی سیکرٹری مائنڈ منز:** جناب اسپیکر صاحب مہربانی، مجھے تو پتہ ہی نہیں ہے میں نے بریفنگ ابھی تک نہیں لی ہے۔ میں آج پہنچا ہوں اسلام آباد سے، انشاء اللہ بعد میں جواب دیں گے۔
- جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اسپیکر صاحب! اس کوڈ یفرب دیں۔ یہ پوری معلومات کر کے آجائیں۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** آپ پھر ان سے مل لیں ناں، یہ بھی آپ کو تسلی بخش جواب دیدیں گے۔
- جناب نصراللہ خان زیرے:** نہیں میں ملتا نہیں ہوں۔ میں ہاؤس میں جواب مانگتا ہوں۔ یہ تو کل بھی یہاں تھا، ان کی میری ملاقات پرسوں ترسوں ہوئی، بولتا ہے میں اسلام آباد سے آیا ہوں۔ تو آپ پھر ممبر نہ بنیں جب آپ کو سمجھنیں آ رہی ہے۔ جناب اسپیکر! یہ کوئی سیر لیں مسئلہ ہے۔ ان کو آپ رونگ دیدیں کہ یہ دوسرے دن کے اجلس میں اس کا پورا جواب ہمیں دیدیں۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** جی نصراللہ خان زیرے صاحب! توجہ دلاؤ نوں جو ہے، اس پر آپ تفصیلی محکمے سے معلومات لیکر مٹھا خان کا کڑ جو ہے ہاؤس کو جواب دیں۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔
- جناب طاہر شاہ کا کڑ (سیکرٹری اسمبلی):** سردار محمد صالح بھوتانی صاحب کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
- سیکرٹری اسمبلی:** سردار یار محمد ند صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
- سیکرٹری اسمبلی:** سردار مسعود علی خان لوئی صاحب کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر سکندر علی خان عمرانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** جناب عبدالرشید صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** سردار سرفراز چاکرڈ کوئی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** ملک محمد نعیم بازیٰ صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** جناب احمد نواز بلوج صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** حاجی عبدالواحد صدیقی صاحب نے بسلسلہ علاج کراچی جانے کی بنا آج تا اختتام اجلاس رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** مگھی شام لعل صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** جناب ظائف جانسن صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے

رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** محترمہ زبیدہ بی بی صاحبہ نے خجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** محترمہ مستورہ بی بی صاحبہ نے کوئئہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** رخصت کی درخواستیں ختم۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** بلوچستان سرکاری و خجی شرکت داری کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2021ء) کا پیش کیا جانا۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** وزیر برائے ملکہ منصوبہ بندی اور ترقیات! بلوچستان سرکاری و خجی شرکت داری کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2021ء) پیش کریں۔

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر منصوبہ بندی اور ترقیات):** میں وزیر برائے ملکہ منصوبہ بندی و ترقیات، بلوچستان سرکاری و خجی شرکت داری کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2021ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** بلوچستان سرکاری و خجی شرکت داری کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2021ء) پیش ہوا۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** وزیر برائے ملکہ منصوبہ بندی و ترقیات، بلوچستان سرکاری و خجی شرکت داری کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2021ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

**وزیر منصوبہ بندی اور ترقیات:** میں وزیر برائے ملکہ منصوبہ بندی و ترقیات تحریک پیش کرتا ہوں کہ

بلوچستان سرکاری و نجی شرکت داری کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2021ء) کو قاعدہ انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2) 85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔

**آنے والے سوال:** آیا بلوچستان سرکاری و نجی شرکت داری کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2021ء) کو قاعدہ انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2) 85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟

**جناب قائم مقام اسپیکر:** ہاں یہاں میں آپ لوگ جواب دیں۔ تحریک منظور ہوئی۔

**آنے والے سوال:** بلوچستان سرکاری و نجی شرکت داری کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2021ء) کو قاعدہ انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2) 85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

**آنے والے سوال:** وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقیات! بلوچستان سرکاری و نجی شرکت داری کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

**آنے والے سوال:** میں وزیر برائے ملکہ منصوبہ بندی و ترقیات تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سرکاری و نجی شرکت داری کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2021ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔

**آنے والے سوال:** آیا بلوچستان سرکاری و نجی شرکت داری کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2021ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے؟ ہاں یہاں میں جواب دیں۔

**آنے والے سوال:** تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان سرکاری و نجی شرکت داری کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2021ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** وزیر برائے ملکہ منصوبہ بندی و ترقیات بلوچستان سرکاری ونجی شراکت داری کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

**وزیر منصوبہ بندی اور ترقیات:** میں وزیر برائے ملکہ منصوبہ بندی و ترقیات تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سرکاری ونجی شراکت داری کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جائے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آیا بلوچستان سرکاری ونجی شراکت داری کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جائے؟ ہاں یاناں میں جواب دیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان سرکاری ونجی شراکت داری کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** بلوچستان انسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ سرویز کوئٹہ کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 27 مصدرہ 2021ء) کا پیش کیا جانا۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** وزیر برائے ملکہ صحت! بلوچستان انسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ سرویز کوئٹہ کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 27 مصدرہ 2021ء) پیش کریں۔

**سید احسان شاہ (وزیر صحت):** جناب اسپیکر! ہاؤس سے درخواست ہے کہ فی الحال اس کو موخر کیا جائے اور اگلے دن کی جو سرکاری کارروائی ہوگی پھر اس کو دوبارہ لاتے ہیں مزید اس میں کچھ سقتم رہتی ہے مزید اس میں غور و خوض کی ضرورت ہے جس میں ظہور بلیدی صاحب اور نصر اللہ زیرے صاحب ہم بیٹھ کر کے اس کو دوبارہ دیکھیں گے۔ شکریہ جناب۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** محرک کی درخواست پر بلوچستان انسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ سرویز کوئٹہ کا مسودہ قانون مصدرہ 2021ء (مسودہ قانون نمبر 27 مصدرہ 2021ء) واپس کیا جاتا ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** انجینئر زمرک خان اچکزئی، صوبائی وزیر، جناب اصغر خان اچکزئی صاحب،

**ملک محمد نعیم خان بازی صاحب، اور محترمہ شاہینہ کا کڑ صاحبہ میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ  
ذمہ داری پر پیش کریں۔**

**محترمہ شاہینہ کا کڑ:** مشترکہ ذمہ داری

ہرگاہ کہ عوامی نیشنل پارٹی کے سیکریٹری جزل، ممتاز سیاسی اور بزرگ شخصیت میاں افتخار حسین جن کی ملک  
خصوصاً صوبہ خیر پختونخوا کے لئے گرانقدر خدمات ہیں، پستا کوٹ ملاکنڈ و کرز کنوشن کے دوران مبینہ  
قاتلانہ حملے کی یہ ایوان شدید ذمہ داری کرتا ہے۔ چونکہ میاں افتخار حسین کے اکلوتے بیٹے کو بھی ہشتگردوں  
نے ایک قاتلانہ حملے میں چند سال قبل شہید کیا تھا۔ لہذا اس واقعہ میں ملوث گرفتار شخص کو قانون کے مطابق  
سخت سخت سزا دی جائے۔ اور اس واقعہ کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات اور اس واقعہ میں ملوث تمام کرداروں کو  
بے نقاب اور ساتھ میاں افتخار حسین کو مکمل سیکورٹی فراہم کی جائے تاکہ آئندہ اس قسم کے واقعات  
رومنانہ ہوں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی شکر یہ میدم۔ مشترکہ ذمہ داری پر پیش ہوئی۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** admissibility کی وضاحت فرمائیں۔

**انجینئر زمرک خان اچکزی وزیر خوارک:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکر یہ جناب اسپیکر صاحب۔  
شاہینہ بی بی نے ہماری جو مشترکہ ذمہ داری ہے عوامی نیشنل پارٹی کی طرف سے انہوں نے پیش کی۔ میں اس  
پر صرف اتنا کہوں گا کہ ملک میں جو ادارے ہوتے ہیں، اسٹیٹ ہوتی ہے، گورنمنٹ ہوتی ہے، اس کی  
ذمہ داری یہ ہے کہ وہ عوام کے تحفظ کی بات کرے اور ان کو تحفظ دیا جائے۔ میں صرف میاں صاحب کی  
بات نہیں کروں گا کہ میاں افتخار پر حملہ ہوا ہے اور یہ کوئی ہمارے لئے نئی بات نہیں ہے جس طرح بلوچستان  
آج جو صوبے میں ہو رہا ہے آج میں ابھی کچھ دیر پہلے دیکھا کرتا ہے سٹوڈنٹس اگواء ہوئے ہیں۔ کہاں  
ہوئے ہیں کون لیکر گیا کس طرح لیکر گیا؟ یا کوئی دھرنہ دیتا ہے یا کوئی بھی مشکل پیدا ہوتی ہے جناب اسپیکر  
صاحب تو اس کو حل کرنے کی ذمہ داری حکومت کی ہوتی ہے، اداروں کی ہوتی ہے، اسٹیٹ کی ہوتی ہے۔  
میاں افتخار حسین ایسی شخصیت ہے کہ وہ کسی سے ڈھکی چھپی ہوئی شخصیت نہیں ہیں۔ 2008ء سے لیکے  
2013ء تک ہماری حکومت تھی۔ پختونخوا صوبے میں عوامی نیشنل پارٹی کی گورنمنٹ بنی ہوئی تھی۔ اور میں

اگر آپ کو یہ بتا دوں کہ حکومت میں ہوتے ہوئے چیف منسٹر بھی ہمارے عوامی نیشنل پارٹی کے تھے، اُس گورنمنٹ میں ہمارے تقریباً نو سو پچاس سے لیکر نو سو ساٹھ تک ہمارے کارکن شہید ہوئے۔ ٹارگٹ کلنگ میں ہوئی، مختلف واقعات میں ہوئی، بشیر بلور جیسی شخصیت شہید ہوئے جو وزیر تھے۔ اسی میں میاں انختار حسین کا ایک اکلوتا بیٹا تھا جس کو اُسی گورنمنٹ کے دوران اُن کو اذیت دینے کے لئے شہید کیا گیا۔ یہ میاں صاحب کے اپنے الفاظ ہیں کہ مجھے جود ہمکی مل تھی کہ ہم آپ کو شہید کریں گے۔ تو میں تو ان چیزوں سے ڈرانے والا آدمی نہیں تھا۔ لیکن اُس نے، مجھے اُن لوگوں نے ڈشٹرکٹوں نے مجھ پر ایسا وار کیا جو مجھے زندگی میں اتنی تکلیف آج تک نہیں پہنچی جس طرح میرے بیٹے کو شہید کیا گیا۔ اُن کا تو یہ خیال تھا کہ مجھے شہید کریں گے۔ اور اُس کے پورے خاندان میں وہ تین بھائی تھے ابھی کوئی نزینہ اولاد اُن کی نہیں رہی ہے ایک ہی بندہ تھا۔ مطلب اس طرح کے ظلم ہوتے رہے جنہوں نے ساڑھے نو شہدا ایک پانچ سال میں دیئے ہوں۔ تو کیا یہ ممکن ہے کہ ہم ایسے کارنا موں سے ایسے دھندوں سے ہم دباؤ میں آجائیں۔ حکومت کو قتی دفعہ کہا گیا ہے کہ اس طرح کے معاملات کو سنہjal لیں۔ نیشنل ایکشن پلان بنا۔ اُس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ یہاں پر کس طرح کے لوگ آتے ہیں روڈوں پر، پنجاب میں دیکھ لیں، ملک کے دوسرے حصوں میں دیکھ لیں۔ مہینے، مہینے تک دھرنے پر میٹھے ہوتے ہیں مطالبات کیا ہوتے ہیں۔ ظالموں کو چھوڑ دیا جاتا ہے ان لوگوں کو جنہوں نے لوگوں کو شہید کر کے جنہوں نے پاکستان کو ریعمال بنائے، اُن لوگوں کے ساتھ ایگر یمنٹ ہوتی ہے۔ پولیس والے مرتبے ہیں پنجاب میں، کسی نے آج تک پوچھا ہے اُن کا؟ نہیں پوچھا۔ اس لئے کہ ہم ان لوگوں کو تحفظ دیتے ہیں جنہوں نے اس ملک کو کمزور کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم اُن کے ساتھ اکھٹے ہوتے ہیں جنہوں نے ان کو مشکلات میں ڈالا ہے۔ ہم ایسے لوگ نہیں ہیں۔ ہم نے تو ہمیشہ برداشت کی۔ ہمارے سامنے تو یہاں شہداء رکھ کر گئے ہیں۔ میں نے بارہا اس اسمبلی میں کہا ہے کہ اس میں اصغر خان کے والد، بھائی، کزن، ہماری شاہینہ بی بی کا، ان کا بھائی، ان کا کزن دو شہید ہوئے ہیں کچلاک کے دھا کوں میں۔ تو ہم کبھی کمزور تو نہیں ہوئے۔ ہم نے اپنی پھر بھی وہ باچا خان کا فلسفہ نہیں چھوڑا ہے۔ ہم نے عدم تشدد کا فلسفہ اپنایا ہوا ہے۔ ہم لوگوں کو دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہم بندوق کے زور پر حکمرانی نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ بندوق سے تو آپ عارضی طور پر کسی کو غلام بناسکتے ہو۔ لیکن اس کے دل میں جگہ نہیں ڈھونڈ سکتے

ہو۔ حکمرانی ہوتی ہے انسان کے دلوں پر۔ انسان کے احساسات پر۔ لیکن ہمارے اس ملک میں بھی بھی عجیب ساتھا شہ بن جاتا ہے۔ جمہوریت کو عجیب طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔ اپنے مفادات کے لئے لوگوں کو شہید کر دیتے ہیں۔ اپنے مفادات کے لئے لوگوں کو اٹھایتے ہیں۔ یہ کوئی سیاست ہے؟ ہم تو ان کو اُس عزم کے ساتھ اس میدان میں اُترے ہوئے ہیں جس طرح بابا نے کہا ہے کہ بندوق اور باڑو جس نے بھی ہاتھ میں لیا ہے وہ تباہی کی طرف گئے ہوئے ہیں۔ اور خاص کر ہمارا پشتوں قوم جو ہے اسی لئے تباہی کے اس دھانے پر آئے ہوئے ہیں کہ ہم نے کلاشنکوف اور باڑو دکواپنیا ہوا ہے۔ ہم نے کبھی اُس احساسات کو نہیں اپنایا ہے جس میں عدم تشدد کا فلسفہ ہے جس میں تشدد سے نفرت کا فلسفہ ہے اُن چیزوں کو اپنانا چاہیے۔ میاں افتخار بھی اسی کارروان کا ایک سپاہی ہے اور جتنے بھی ہمارے سپاہی تھے ان کو کسی کو بھی نہیں چھوڑا گیا مختلف طریقوں سے ان کو تکلیف پہنچائی گئیں۔ اس پندرہ سال کی تاریخ میں لیتا ہوں ہمارا سو سالہ تاریخ ہے باچا خان کی۔ ہم نے چھ چھ ساڑھے چھ سو کارکنوں کو اکٹھا اٹھایا ہے۔ ہم نے بابر کے میدان پر، قصہ خوانی کے میدان پر ساڑھے چھ سو کارکنوں کو شہداء اٹھائے ہوئے ہیں اور الراوات پھر کیا لگائے گئے ہیں ایف آئی آر بھی ان کے خلاف ہوا جنہوں نے یہ شہداء دیے تھے۔ اور ان کو یہ کہا گیا کہ آپ جو گولی خرج ہوئی ہے ان کے پیسے بھی آپ نے دینے ہیں اس کے پیسوں کی وصولی کے لئے ان کے خاندان کو تنگ کر رہے تھے۔ کہ جو شہداء ہم نے دینے اسپیکر صاحب۔ یہ تھی ہماری حالت۔ اور آج بھی جو ہمیں تنگ کیا جا رہا ہے ہم بتاتے ہیں کہ نہیں۔ ہم تشدد سے نفرت کرتے ہیں ہم عدم تشدد کے خلاف ہیں۔ لیکن آپ اگر انسان کو اتنا تنگ کر کر کے دیوار سے لگاتے ہو تو وہ کیا کریگا یا تو اپنی جان دیگایا آپ کی جان لیگا۔ اپنی جان دینا تو ہم جانتے ہیں۔ ہم نے دینے ہیں۔ لیکن کبھی خدا ناکرے ایسا وقت آجائے کہ ہم اسی لوگوں کو گریبان سے کپڑیں جنہوں نے ہمارے ساتھ یہ دھندا کیا ہوا ہے۔ اس پر بھی اسی طرح جملہ ہوا۔ جس طرح ان کے بیٹے کو ٹارگٹ کیا گیا۔ چار گولیاں، پانچ گولیاں لگا کے اُن سے کہا کہ آپ میاں افتخار کے بیٹے ہو؟ کہتا ہے ہاں میں افتخار کا بیٹا ہوں۔ پھر ایک مارا، پھر پوچھا، پھر اُدھر کھڑے کھڑے فائرنگ کر کر کے جب اُن کی سانس نکلی تب وہ لوگ چلے گئے۔ ہماری تو ایک بڑی تاریخ ہے ان چیزوں سے تو ہم دبنے والے تو نہیں ہیں کہ ہم ان چیزوں سے دبیں گے۔ ہم کو کیا سمجھتے ہیں یہ لوگ۔ کس طرح

میاں صاحب کو لیجا یعنیگے۔ تو میاں صاحب سے کیا ہوگا ہماری عوامی نیشنل پارٹی کی سیاست ختم ہو جائیگی۔ باچا خان کی سوسالہ تاریخ ختم ہو جائیگی؟ یہ بھی نہ ہوئی ہے اور نہ ہونے دینے گے۔ قیامت تک یہی رہ گا یہ سسٹم چلے گا۔ جائیگے مرتا تو ہے ہم نے بھی مرتا ہے سب نے مرتا ہے کوئی اس دنیا میں آج تک زندہ نہیں رہا۔ اور نہ رہ سکتے ہیں۔ ہمیشہ ان لوگوں کی جو ہے نام روشن ہوتا ہے جنہوں نے اپنے کام اپنے ملک کے لئے اپنے نظریے کے لئے انہوں قربانی دی ہیں۔ اور شہداء دیئے ان کا نام زندہ رہتا ہے۔ ویسے تو دن میں ہزاروں لوگ پیدا بھی ہوتے ہیں اور ہزاروں لوگ مرتے بھی ہیں۔ بھی آپ نے دیکھا ہے کس کا نام سننا ہے؟ ان کا نام سنتے ہو جو شہداء ہوتے ہیں اور جو شہید ہوتے ہیں اور اپنے cause کے لئے ان کے نام زندہ ہوتے ہیں اور ان کے نام تاریخ میں لکھے جاتے ہیں۔ تو مرتا ہو تو جرأت کے ساتھ غیرت کے ساتھ شہادت کے ساتھ اس طرح موت تو پسند کرتے ہیں لوگ یہ اسلام بھی پسند کرتا ہے۔ یہ تاریخ بھی پسند کرتی ہے۔ اور یہ ہماری سیاست بھی پسند کرتی ہے۔ تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری جو سوسالہ تاریخ ہے کم از کم ان لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں۔ گورنمنٹ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کے خلاف یہ ایک بندہ نہیں ہے کہ ایک بندے نے پتوں اٹھا کے میاں انفخار پر حملہ کیا۔ یہ پوری ایک سازش کے تحت ایک پوری ایک بڑی قوت ان کے پیچھے ہے۔ ان کو ہم نے ختم کرنا ہے۔ اس ملک کو جو ہے ہم نے ایک خوبصورت زندگی اپنے عوام کو دینی ہے، پر امن زندگی دینی ہے۔ امن نہیں ہوگا تو کیا ہوگا؟ تو نہ آپ پڑھ سکتے ہیں نہ آپ برس کر سکتے ہیں نہ آپ رہ سکتے ہیں۔ سب سے پہلے دنیا میں کسی ملک میں جب آپ نے سیاست کرنی ہے تو آپ کو امن کی بات کرنی ہوگی۔ امن کے ساتھ ہم جیت سکتے ہیں۔ امن نہیں ہوگا تو تباہی و بر بادی ہوگی۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ امن کے ساتھ ہماری پارٹی کو پورے ملک میں جتنے بھی غریب عوام رہتے ہیں جتنے بھی بڑے اور چھوٹے لوگ رہتے ہیں، ان سب کو پروٹیشن ہونی چاہیے۔ ان تحریک کاروں کے خلاف، ان دہشتگردوں کے خلاف نیشنل ایکشن پلان کے تحت ایکشن لینا چاہیے اور serious لینا چاہیے اس میں فرق نہیں ہو چاہیے کون اچھے ہیں اور کون بُرے ہیں کون میرے نزدیک ہیں۔ جو بھی جس کا بھائی بھی کسی تحریک کاری دہشتگردی میں ملوث ہے ان کو نہیں چھوڑنا چاہیے تو تب یہ امن آ سلتا ہے اور ہم اپنے لوگوں کو جو کہہ سکتے ہیں جی ہم ووٹ لے کے آپ کے سامنے آئے ہوئے ہیں۔ تو یہ ہماری کارکردگی

ہے تو اس بنیاد پر ہماری یہ قرارداد میں پورے ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ میاں افتخار حسین کو آپ سب جانتے ہیں۔ کوئی نا بلد آدمی نہیں ہے۔ اُس نے قربانیاں دی ہیں، اس ملک کے لیے دی ہیں صرف عوامی نیشنل پارٹی باچا خان کی سیاست کے لیے نہیں۔ بلکہ اس قوم میں اس ملک میں امن لانے کے لیے ہماری پارٹی نے قربانیاں دی ہیں۔ تو جو بندہ ہے اُس کو پورے اُن کے پیچھے جو مقاصد ہیں وہ مقاصد والے لوگوں کو وہاں تک پہنچنا چاہیے اُن کے خلاف ایکشن لینا چاہیے اُن کو سزاد یعنی چاہیے کہ پھر کوئی ایسا عمل نہ کرے تو میرا یہ مطالبہ ہے اپنے سارے دوستوں سے کہ اس پر جو ہے عمل کریں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ زمرک خان اچکزئی صاحب۔ جی قادر صاحب۔

**جناب قادر علی نائل:** جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں اپنی جماعت انجڑی پی کی جانب سے عوامی نیشنل پارٹی کے جوار کان اسمبلی ہیں اُن کی طرف سے جو قرارداد لائی گئی ہے۔ اُن کی میں حمایت کرتا ہوں اور میاں افتخار حسین پر حملے کی مذمت کرتا ہوں۔ یقیناً جتنے بھی ہمارے سیاسی اکابرین ہیں چاہے وہ کسی بھی پارٹی سے ہوں۔ وہ پاکستان کے سیاسی عمل کا ایک اٹا شہ ہیں سیاسی اکابرین سیاسی قائدین اُن کو جس طرح عدم تحفظ کا احساس ہے وہ سیاسی کارکنوں کے لیے سیاسی جماعتوں کے لیے تشویش کا باعث ہے۔ مجھے توقع ہے کہ ریاست اور حکومت اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے سیاسی اکابرین کو سیاسی قائدین کو تحفظ فراہم کرے گی۔ بہت شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ قادر علی نائل صاحب۔ جی۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** میرزا عبدالریکی صاحب۔

**میرزا عبدالریکی:** جناب اسپیکر صاحب! بالکل میاں افتخار حسین ایک بزرگ سیاست دان ہیں میں اپنی پارٹی جمیعت علماء اسلام کی طرف سے بالکل اُس کی پڑُ زور مذمت کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب! چاہے جس پارٹی کا جہاں کسی پارٹی کا قائد ہو۔ چاہے لیڈر ہو، ہمیں اُس پر اعتراض نہیں ہے مگر اس طرح قاتلانہ حملہ بزدلانہ حملہ ہمارے انجینئر زمرک صاحب نے کہا ہمیں بالکل بہت افسوس ہوا۔ بہر حال اس طرح آپ باچا خان کے بندوں کو مار کر آخر کتب تک آپ ماریں گے آپ یہ بتاویں؟۔ آخ تو جانا ہے ہر کسی کو جانا ہے مگر اس طرح بزدلانہ اگر آپ کو جرأت ہے میدان میں آ کر مقابلہ کریں بتاویں کہ ہم آئے

ہیں۔ ہم نے آپ کو مارنا ہے آپ کے بیٹے کو شہید کیا ہوا ہے، پھر پتہ چلے گا کہ کون مرد ہے کون نامرد ہے۔ میں اس کی بالکل مذمت کرتا ہوں جناب اسپیکر صاحب! اپنی پارٹی کی طرف سے thank you۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ نیرزاد علی ریکی صاحب۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آیا مشترکہ مذمتی قرارداد۔۔۔

**جناب مٹھاخان کا کڑ (پاریمانی سیکرٹری مائنڈ منز) :** جناب اسپیکر۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی۔

**پاریمانی سیکرٹری مائنڈ منز:** جناب اسپیکر! میاں صاحب سرہ چی کم ظلم کڑے دی، ڈدھنگی سرہ، اور ڈدھ خاندان سرہ سوئے دی۔ خاص کر ڈدھے پارٹی سرہ سوئے دی۔ موثر دفعہ ڈریزیات مذمت کو وہ۔ اور خدائے پاک ڈے پر مخ باندے ڈدھی زندگی اوڑھ دئی۔ ڈپشتوں و پارہ یوہ سایہ دہ۔ ڈیرنگڑہ سرٹی دی۔ خاص کر پارٹی پر KP کی دوئی ڈریغٹ کا رکڑے دی۔ اور خاص کر دھغ سرہ یوہ مخ کی ھم ڈریغٹ ظلم سوئے دی۔ اور ڈدھ اور ڈھنگر دو یا ھم زڑہ سوڑنے دی۔ بیانے ھم حملہ پر ووکہ۔ نموثر ڈریزیات مذمت کو وہ۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ مٹھاخان کا کڑ صاحب۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی سیدا حسان شاہ صاحب۔

**سیدا حسان شاہ (وزیر صحت):** شکریہ جناب اسپیکر! مذمتی قرارداد جو ANP کے دوستوں کی طرف سے پیش کی گئی ہے وہ یقیناً قابل مذمت ہے قابل نفرت اقدامات جو اٹھائے گئے ہیں۔ اور میاں صاحب پورے پاکستان کے لیے جانی پہچانی ایک سیاسی شخصیت ہیں۔ جس طرح زمرک بھائی نے کہا کہ ان کے بیٹے کو جس بیدردی کے ساتھ شہید کیا گیا اور وہ اس کا اکلوتا بیٹا تھا ایک ہی بیٹا تھا میاں صاحب کا۔ لیکن اس کے باوجود میاں صاحب سیاست میں جس طرح متحرک رہے ہیں جس طرح متحرک ہیں ابھی بھی۔ ابھی بھی شاید وہ کسی سیاسی function میں تھے جو ان پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ تو میں اپنی جانب سے اپنی پارٹی پاکستان نیشنل پارٹی کی جانب سے اس قاتلانہ حملے کی بھرپور انداز میں مذمت کرتا ہوں اور میں پورے ایوان سے گزارش کروں گا کہ متفقہ طور پر اس کی مذمت کی جائے شکریہ جناب۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ شاہ صاحب۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی عزیز اللہ آغا صاحب۔

**سید عزیز اللہ آغا:** محترمہ شاہینہ کا کڑ کی طرف سے جو قرارداد آئی ہے جمعیت علماء اسلام کی طرف سے میں اس قرارداد کی بھرپور حمایت کروں گا اس میں شک نہیں کہ عوامی نیشنل پارٹی ایک ایسی پارٹی ہے۔ کہ جس کی ایک سیاسی تاریخ ہے۔ اس پارٹی نے ملک کی تاریخ میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے اور جو قاتلانہ حملہ افتخار حسین صاحب پر ہوا ہے۔ ہم اُس کی بھرپور نہاد کرتے ہیں لیکن ایک بات کی وضاحت کرتا چلوں Pakistan Democratic Movement جس مقاصد کے لیے بنائی گئی Democratic Movement کو بناتے وقت قائدِ جمعیت مفکر اسلام حضرت مولانا فضل الرحمن کے ذہن میں امن کا جو فلسفہ تھا اُس کے پیچھے جو محرکات تھے، وہ بھی یہی تھے کہ پاکستان سے کیسے دہشتگردی کا خاتمہ کیا جائے۔ پاکستان میں اس وقت جو بدمانی ہے جو مہنگائی ہے جو یورڈگاری ہے اُس کا کیسے راستہ روکا جائے۔ اسی لیے Pakistan Democratic Movement کی داغ بیل کو آج ہمارے بعض ساتھی نامعلوم وجوہات کی بنیاد پر چھوڑ کچے ہیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آغا صاحب میرے خیال سے point کی طرف آتے ہیں PDM کی بات نہیں ہو رہی ہے مذمتی قرارداد پر آ جائیں۔ PDM کی بات نہیں ہو رہی ہے مذمتی قرارداد پر آ جائیں۔

**سید عزیز اللہ آغا:** اچھا ہوتا بہتر ہوتا اگر اس اتحاد کو برقرار رکھا جاتا۔ اور پھر اس اتحاد کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے آداب کی طرف ہم مشترکہ سفر کرتے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آغا صاحب! campaign کہیں اور چلا میں یہاں جو ہے مذمتی قرارداد چل رہی ہے۔ آپ کو قرارداد پر بات کرنی ہے پیش کریں۔

**سید عزیز اللہ آغا:** جناب اسپیکر! میں بعض حقوق کو یہاں رکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** نا، آپ پھر کسی اور ثانی point of order پر ایک قرارداد ہے اُس کو جو ہے منظور کرنے کے لیے۔

**سید عزیز اللہ آغا:** میں point کی طرف آؤں گا انشاء اللہ۔ بلکہ میں to the point بول رہا ہوں اس لیے کہ پاکستان کی سیاسی تاریخ اُس وقت بنتی ہے جب سیاسی جماعتی وحدت کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ جب سیاسی جماعتوں ایک page پر ہوتی ہیں۔ جب سیاسی جماعتوں ایک دوسرے کو trust دیتی ہیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آغا صاحب میرے خیال سے آپ جو ہیں وقت ضائع کر رہے ہیں ایوان کا۔ اس پر پھر بعد میں بات کریں گے۔ آیا مدتی قرارداد۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی (وزیر خوراک):** جناب اسپیکر صاحب! میں ایک بات بتاؤں آغا صاحب کو یہ کہتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ اتحاد سے اگر ہم نکل گئے۔ اگر ہم آپ کے اتحاد میں ہوتے تو شاید پھر میاں صاحب پر حملہ نہیں ہوتا۔ تو اس لیے یہ غلطی ہم نے کی کہ ہم اتحاد سے نکل گئے۔ اور ہم پر حملہ ہوا۔ اگر ہم اتحاد میں ہوتے تو ہم پر حملہ نہ ہوتا۔ حملہ آپ لوگوں نے کیا کس نے کیا یہ تو بتاؤ، نہیں یہ تو مدتی قرارداد ہے۔

**سید عزیز اللہ آغا:** میرے اپنے قائد پر اس وقت تک کتنے خودکش حملے ہو چکے ہیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آغا صاحب! آپ قرارداد کے حق میں ہیں؟۔

**سید عزیز اللہ آغا:** میں قرارداد کے حق میں ہوں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** چلیں شکریہ۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی میڈم قرارداد کے بارے میں اگر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں آپ۔ میڈم شکلیہ آپ بات کریں۔

**محترمہ شکلیلہ نوید ہوار:** میں اس قرارداد کی اپنی پارٹی کی طرف سے بھرپور حمایت کرتی ہوں بلکہ میں یہ کہتی ہوں کہ اس کو ایک مشترکہ قرارداد کی شکل دی جائے۔ کیونکہ جس طرح میاں افتخار حسین صاحب جو ایک بڑے سیاسی اور قدآور شخصیت ہیں، ایک نظریاتی ساختی ہیں عوامی نیشنل پارٹی کے۔ ان کے بیٹے کو بھی اسی طرح قاتلانہ حملے میں شہید ہو کیا گیا۔ اور میرا خیال ہے ہم جو political workers یا political parties ہیں، ہم اس سرزی میں کی realities کو یا جو شہداء ہیں میرا خیال ہے ان کے درد کو ہم زیادہ سمجھتے ہیں کیونکہ ہم سب اس کے ذمے ہوئے ہیں اور اس دھنگردی کی تمام بلوچستان میں جو صورتحال ہے۔ تو لہذا میں اپنی پارٹی کی طرف سے اس کی بھرپور حمایت کرتی ہوں۔ اور میں یہی گزارش کرتی ہوں کہ اس کو بالکل مشترکہ قرارداد کے طور پر لا یاجائے۔ اور جو یعنی اس میں ملوث جو لوگ ہیں ان کو کڑی سے کڑی سزا دیجائے۔

جناب اسپیکر! thank you

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ میڈم شملیہ صاحبہ

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی ظہور بلیدی صاحب پھر محرك سے پھر پوچھتے ہیں۔

**میر ظہور احمد بلیدی:** شکریہ جناب اسپیکر۔ اے این پی کے دوستوں کی جانب سے جو مدتی قرارداد پیش کی گئی ہے میں اُس کی حمایت کرتا ہوں۔ اور جو واقعہ عوامی نیشنل پارٹی کے لیڈر کے ساتھ ہوا ہے۔ وہ انہائی افسوسناک اور قابل مذمت واقعہ ہے۔ جناب اسپیکر! تشداد اگر کسی بھی جگہ پر ہو، کسی بھی شعبہ میں ہو، وہ قابل مذمت ہے۔ اور نہ کہ ایک پر امن سیاسی و رکر جس کی پارٹی کا ہمیشہ سے منثور رہا ہے عدم تشدد کا، اور جو عدم تشدد برداشت کے فلفے کی دہائیوں سے پر چار کرتے آرہے ہیں بلکہ صدی سے جا کے اوپر ہو چکا ہے۔ اور جس شخصیت کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہے۔ اُس کی قربانیاں دھشتگردی کے خلاف extremism کے خلاف نمایاں ہیں۔ اور جس پارٹی کے لیڈر پر یہ واقعہ ہوا ہے۔ اُس پارٹی نے سینکڑوں جانیں قربان کی ہیں۔ اور جس لیڈر کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہے، اُس نے اپنا لخت جگریاست میں قربان کیا ہے۔ حق اور سچائی کے پر چار میں اُس نے قربانیاں دی ہیں۔ جناب اسپیکر! میں بلوچستان عوامی پارٹی کی طرف سے اس واقعہ کی مذمت کرتا ہوں۔ اور خیبر پختونخواہ حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ جو اس کے پیچھے مذموم مقاصد ہیں، اُن کو بے نقاب کریں اور جو مجرم تھے۔ اُن کو قرار واقعی سزا دیں۔

شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ بلیدی صاحب۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آیا مشترکہ مدتی قرارداد منظور کی جائے؟۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** مشترکہ مدتی قرارداد منظور ہوئی۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** ایوان کی کارروائی۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** پالیسی کے اصولوں کی تکمیل سے متعلق رپورٹ کا ایوان میں رکھا جانا۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** وزیر برائے مکملہ ملازمتہائے عمومی نظم و نق آئین کے آرٹیکل (3) 29 اور قواعد و انصباط کا رہنمایہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 172 کے تحت پالیسی کے اصولوں

کی تکمیل سے متعلق رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں۔

**میر ظہور احمد بلیدی:** مئیں وزیر منصوبہ بندی و ترقیات، وزیر برائے مکملہ ملازمتہاۓ عمومی نظام و نظم کی جانب سے آئیں کے آڑیکل (3) 29 اور قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 172 کے تحت پالیسی کے اصولوں کی تکمیل سے متعلق رپورٹ ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آئیں کے آڑیکل (3) 29 اور قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 172 کے تحت پالیسی کے اصولوں کی تکمیل سے متعلق رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** اسمبلی کا اجلاس جو ہے آج بھی 3:00 بجے تھا۔ ہمارے اراکین اسمبلی کافی آئے۔ تو آپ لوگوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وقت پر آیا کریں۔ اور آج بھی بی اینڈ آر مکملہ سے متعلق سوالات تھے تو کوئی سیکرٹری نہیں تھا۔ سیکرٹری صاحب! ان کو بھی لکھ دیں کہ جن مکملہ کے سوالات ہوں سیکرٹری جو ہے یہاں پر اپنی حاضری یقینی بنائیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 25 نومبر 2021ء بوقت 3:00 بجے سہ پہر تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 06:00 بجکر 36 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

